

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ مع محصول ے

نمبر ۳۲ — جلد ۸ | لودیانہ ۵ اگست سنہ ۱۸۸۰ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

پہر تو افغانستان کا بنا بنایا معاملہ پھر بگڑ گیا = **ایوب** خان کی پندرہ ہزار فوج نے جو ہرات سے آئی تھی قندھار کے میدان میں ۲۷ جولائی کو جنرل بروز کی فوج تباہ کر ڈالی = **قندھار** کے میدان میں جو فوج انگریزی قتل ہوئی ہے اسکی تعداد بعض تین ہزار بتلاتے ہیں اور بعض اڑھائی ہزار اور بعض دو ہزار اصل میں ہے = **ایوب** خان کی فوج نے ایسی جوانمردی کے ساتھ جنگ کیا کہ انگریزی فوج کو چار میل تک پیچھے بھاگنا پڑا = **افغانستان** سے اب کوئی فوج واپس نہیں آئیگی بلکہ ہندوستان کی چھاونیوں سے پانچ ہزار فوج اور وہاں بہت جلد جانیوالی ہے = **لنڈن** میں جب جنرل بروز کی فوج کی تباہی کی خبر پہونچی تو حکم ہوا کہ یہاں سے فوج روانہ کیجائے = **خبر** ہے کہ لنڈن سے گورے کی فوج افغانستان کی سرکوبی کے لیے روانہ ہوئی ہے = **امیر عبدالرحمان** خان اور مسٹر گریفن صاحب کی ملاقات ہوگئی ہے = **ترکستانی** سپاہی جو امیر کی فوج میں داخل ہیں امیر کی اطاعت سے باہر ہیں = **بلند خیل** سے پچاس مہار شتر سرکاری وزیری فرقہ کے لوگ لے بھاگے = **خاص** تار برقی میں لکھا ہے کہ جنرل بروز کی فوج میں سے صرف دو سو آدمی بھاگ کر بچ گئے باقی سب قتل ہوئے = **سرکاری** خبر میں لکھا ہے کہ ایوب خان کی فوج میں روسی آدمی ہیں = **شہر** کابل مردمان مسلح سے ہر روز پُر ہوتا جاتا ہے = **یعقوب** خان کی سوتیلی والدہ کابل سے فرار ہوگئی ہے اور بہت ساز نقد غازیوں کے لے گئی ہے = **شیرپور** کی چھاونی کے سپاہیوں کو حکم دیا گیا ہے کہ تم شہر کابل میں مت جایا کرو اور ہر وقت مسلح رہو = **لنڈن** کی تار خبر میں لکھا ہے کہ یہاں حکم ہوگیا ہے کہ فوراً ہندوستان کو فوج بھیجی جائے = **ہندوستان** کی رجمنٹوں کی تبدیلیاں ملتوی ہوگئی ہیں = جو جنگ ایوب خان کی فوج سے ۲۷ جولائی کو ہوا اُسمیں ہمارے چار لفٹنٹ اور دو کپتان مقتول اور ایک میجر و ایک کرنیل و ایک کپتان و تین لفٹنٹ مجروح ہوئے = **کورم** و پشین وغیرہ سے انگریزی فوجیں قندھار کی طرف روانہ ہورہی ہیں = **خلیفہ** نامی جہاز ۸ جولائی کو عربوں نے بغداد کے متصل لوٹ لیا = **یونان** نے اپنی فوج کو سہ حصہ زیادہ بڑھا دیا ہے = **جنگ** افغانستان میں اب تک بیس کروڑ روپیہ خرچ ہوچکا ہے = **شاہ** برہما باغیوں پر غالب آگیا = **وزیر** اعظم ہند نے اپنی تقریر میں صاف کہدیا ہے کہ جنگ افغانستان کا خرچ انگلستان دیگا = **مقام** سیاہ بابا کے قریب افغانوں نے کمسریٹ کی تمام خچروں کو جو وہاں موجود تھیں چھین لیا = **لاہور** میں ایک ۸۰ برس کے پٹھان نے اپنی عورت کو مع اپنے ۳ رشتہ داروں کے قتل کر ڈالا = **چین** کا وزیر دار السلطنت روس کو گیا ہے = **امیر عبدالرحمان** خان شہر کابل سے دس میل کے فاصلہ پر پڑا ہے

نور افشاں

۳۱ جولائی کی تار برقی آمدہ کابل سے معلوم ہوا کہ جناب مسٹر گریفن صاحب اور امیر عبدالرحمان خان کی ملاقات قلعہ حاجی سے ۵ میل کے فاصلہ پر ہوئی گریفن صاحب کے ساتھ بھی متعدد افسر تھے اور اسیطرح امیر عبدالرحمان خان کے ہمراہ دو تین افسر تھے مگر جب گریفن صاحب ملاقات کے واسطے تشریف لیگئے تو اپنے ہمراہ فوجی سامان بھی بدین نیت کہ مبادا افغان کچھ ہاتھ نہ دکھلاویں لیگئے تھے اور یہہ فوجی سپاہی فاصلے سے کھڑے رہے اور کچھ کمین گاہ میں ٹھہرے رہے ۔ اور اسیطرح امیر عبدالرحمان خان نے انگریزوں کے خوف سے اپنا بندوبست کر رکھا تھا ۔ الغرض ایک خیمہ کے اندر ملاقات ہوئی ۔ جسوقت امیر صاحب دربار میں تشریف لائے تو متوحش سے معلوم ہوتے تھے اور چہرے پر کچھ گھبراہٹ کے آثار بھی تھے ۔ یہانتک کہ انکی عکسی تصویر سے مشابہت نہیں ہو سکتی تھی مگر یوں آدمی جری اور جوانمرد معلوم ہوئے ۔ مسٹر گریفن صاحب اور امیر عبدالرحمان کی گفتگو ۲ گھنٹہ تک ہوتی رہی اور پھر دربار برخواست ہوا ۔ جاتے وقت امیر عبدالرحمان خان کے چہرے پر خوشی کے آثار ظاہر تھے +

یکم اگست کو پھر دوبارہ ملاقات ہوئی ۔ اس ملاقات کے واسطے مسٹر گریفن صاحب اپنے ہمراہ زیادہ فوج لیگئے تھے اور اسیطرح امیر عبدالرحمان خان کی طرف سے بھی فوج زیادہ تھی اور کیمپ کے بہت نزدیک آتی جاتی تھی مسٹر گریفن صاحب کا ارادہ تھا کہ ۲ اگست کو بھی ملاقات کیجاوے مگر امیر کے سرکش سپاہیوں نے ملاقات نہ ہونے دی ۔ یکم اگست کی ملاقات کے اندر تنہائی میں بھی بہت عرصہ تک گفتگو ہوئی اور اُمید ہے کہ ۳ اگست کو بھی خاطر خواہ ملاقات ہوگی مگر نہ ہونے پائی +

اس ملاقات میں ہمکو صاف یہہ ظاہر ہو گیا کہ امیر عبدالرحمان خان اپنے سرکش ترکستانی سپاہیوں کا تابعدار ہے اور وے سپاہی ہرگز نہیں چاہتے کہ انگریزوں کے ساتھ صلح و صفائی رہے ۔ پس جبکہ یہہ حالت ہے تو ہم کسطرح اُمید کر سکتے ہیں کہ افغانستان کے معاملات فیصل ہوگئے ۔ اور ہم کسکے بھروسہ پر امیر کے حوالہ افغانستان کو کر سکتے ہیں ۔ ہمکو تعجب ہے کہ جب کہ امیر کی فوج امیر کے قابو میں نہیں ہے تو ایسے شخص کے امیر بنانیکا ہمکو کیا فایدہ ہوا ۔ فوج امیر کے قابو میں نہیں ہے ۔ افغانستان کے اکثر سردار و سرکش لوگ عبدالرحمان خان سے خوش نہیں ہیں ۔ محمد جان و موسیٰ جان و ایوبخان اپنا بندوبست علیحدہ کر رہے ہیں تو ہم کسطرح کہہ سکتے ہیں کہ عبدالرحمان خان کابل کی امارت کریگا ۔ دیکھو ہماری حاضری ہی میں ایوبخان نے قندہار کے میدان میں کیا کیا ۔ ہمارا کسقدر نقصان ہوا ۔ اور ابھی ہمکو معلوم نہیں ہے کہ کیا کچھ ہوگا ۔ یہہ سب کچھ ہمکو بھگتنا پڑا تو پھر ہمکو امیر عبدالرحمان خان سے کیا اُمید ہو سکتی ہے کیا وہ ہمارا ہمدرد ہو سکتا ہے ۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ ہمارے ہاتھ کی طرف دیکھتا ہے کہ ہمکو کچھ دیں ۔ ہمنے عبدالرحمان خان کے امیر بنانے میں بہت جلدی کی اور ہم اُسکو امیر بناکے ایسے غافل ہوئے کہ ہمنے اپنی فوج کو جس میں نامور عہدیدار تھے ایوب خان کی فوج کے ہاتھ سے کٹوایا ۔ اب ہم کیا کر سکتے ہیں ۔ ہمکو سب طرف سے مشکل آن پڑی ۔ اگر عبدالرحمان خان کو بدستور امیر بنائے رکھتے ہیں تو اُسکے پاس افغانستان کے سنبھالنے کے لئے فوج نہیں اور اگرچہ کسیقدر ہے بھی جسکی تعداد بہت ہی کم ہے وہ عبدالرحمان خان کے قابو میں نہیں اور شہر کابل کے قریب پہونچ گئی ہے ۔ گویا امارت کی تکمیل عبدالرحمان خان کے سپاہیوں کے ہاتھ میں ہے ۔ اور اگر عبدالرحمان خان کو اب نالائق تصور کرکے کسی دوسرے کو امارت دیتے ہیں تو عبدالرحمان کو اپنا دشمن اپنے ہاتھ سے بناتے ہیں ۔ اور بہت سے لوگوں کو دعویدار امارت کا کھڑا کرتے ہیں ۔ غرضیکہ اب ہر طرف سے مشکل ہے اور برفباری بھی جو ہماری دشمن ہے پہونچی کہ پہونچی ۔ پس دیکھیں کہ یہہ مشکلات کسطرح حل ہو سکتی ہیں +

جو خبریں قندھار سے ایوبخان کے جنگ کی بابت آجتک بذریعہ تار برقی پہونچی ہیں اُنسے تا حال یہہ تحقیق نہیں ہوا کہ جنرل بروز صاحب کی فوج کے کسقدر آدمی مقتول و مجروح ہوئے ہیں کیونکہ پہلے پہل خبر آئی کہ سارا برگیڈ تباہ ہو گیا اور پھر خبر آئی کہ ۲ ہزار آدمی قتل ہوئے پھر خبر آئی کہ ۳ ہزار کل خبر آئی تھی کہ ۵۰۰ سپاہی مقتول و مجروح ہوئے ہیں ۔ اور ایوب خان کی فوج کی جانب کی کچھ خبر نہیں ہے کہ اُسکا کسقدر نقصان ہوا یقین کہ بہت نقصان ہوا ہوگا ہفتہ آئندہ میں مفصل کیفیت درج اخبار کیجائیگی +

مبارک وے جو غمگین ہیں کیونکہ وے تسلی پاوینگے ۔ مبارک وے جو حلیم ہیں کیونکہ وے زمین کے وارث ہونگے ۔ مبارک وے جو راستبازی کے بھوکھے اور پیاسے ہیں کیونکہ وے آسودہ ہونگے ۔

بقیہ مسیح کے مصلوب ہونیکا بیان

نبی اسرائیل کا بادشاہ مسیح صلیب پر سے اب اوتر آوے تاکہ ہم دیکھیں اور ایمان لاویں وہ تو ہیکل کو ڈھاتا ہے اور تین دن میں بناتا ہے اپنے تئیں بچا اور صلیب پر سے اوتر آ اسیطرح سپاہی پہرے والے اور چور بھی جو اُسکے ساتھ صلیب پر کھینچے گئے تھے اُسے طعنہ مارتے تھے لیکن خداوند خاموش رہا اور سب کچھ سہا اور کہا اے باپ انکو معاف کر کیونکہ وے نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں تب ان بدکاروں میں سے جو صلیب پر لٹکائے گئے تھے ایک نے اُسکے صبر و تحمل کو دیکھ کر توبہ کی اور اپنے دوسرے ساتھی کو ملامت کرکے کہا کیا تو بھی خدا سے نہیں ڈرتا ہم تو واجبی طور پر اسکی سزا کو بھگت رہے ہیں پر اُس سے تو کوئی بیجا کام نہیں ہوا پھر اُسنے مسیح کیطرف مُنہہ کرکے یہہ دعا کی اے خداوند جب تو اپنی بادشاہت میں آوے تو مجھے یاد کیجیو یسوع نے اُسے کہا کہ آج تو میرے ساتھ بہشت میں ہوگا (لوقا (متی ۲۷ مرقس ۱۵ لوقا ۲۳ یوحنا ۱۹) جب نہایت شدت کی تکلیف کی حالت میں تھا تو مسیح کی آنکھ اُسکی ماں پر پڑی جو اور عورتوں کے ساتھ صلیب کے نزدیک کھڑی تھی تب اُسنے اُسکو یوحنا کے سپرد کیا یہہ کہکر دیکھ یہہ تیری ماں ہے اور اپنی ماں کو کہا دیکھ یہہ تیرا بیٹا ہے اُسی گھڑی یوحنا مریم کو اپنے ساتھ لیگیا اور اُسکی خدمت کرتا رہا اسیطرح تین گھنٹے گذر گئے اور چھٹی گھڑی یا دوپہر کا وقت آپہونچا اُسیوقت سے لیکر نویں گھڑی یا تین بجے تک اندھیرا چھا گیا نویں گھڑی کیوقت یسوع بڑی آواز سے چلاکر بائیسویں زبور کے شروع کے الفاظ بولا اے میرے خدا میرے خدا تونے مجھے کیوں چھوڑا بعض انمیں یہہ سُنکر بولے دیکھو وہ الیاس کو بلاتا ہے اور ایک نے دوڑکر اسفنج کو سرکہ میں بھگو کر ایک نرکٹ پر رکھکر اُسے چوسایا تب یسوع نے پھر پکار کر کہا پورا ہوا۔ اے باپ میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں اور سر جھکا کر جان دی (متی ۲۷۔ مرقس ۱۵ لوقا ۲۳۔ یوحنا ۱۹) مسیح کے مرنے سے ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ گیا یہہ پردہ پاک اور پاکترین جگہہ کے درمیان تھا اور خدا کے جلال کو جو عہد کے صندوق پر موجود تھا عام نگاہ سے چھپا رکھتا تھا اِس سے یہہ نکلتا ہے کہ اب فضل کا تخت ہر ایک کے لئے آشکارا ہوگیا اور زمین پر ایک بڑا زلزلہ آیا اور پتھر طرق گئے اور قبریں کھل گئیں اور بہت نعشیں پاک لوگوں کی جو آرام میں تھیں اُٹھ کھڑی ہوئیں اور قبروں سے نکل کر یروسلم میں بہتوں کو دکھائی دیں تب صوبہ دار اور جو سپاہی اُسکے ساتھ یسوع کی نگہبانی کر رہے تھے ساری واقعات کو دیکھکر ڈر گئے اور کہنے لگے یہہ بیشک خدا کا بیٹا تھا یہودی لوگ اِس قتل کے کام میں سبت کو نہ بھولے تھے بلکہ اُسکی بابت نہایت سرگرم ہوکر کہ لاشوں کے صلیب پر رہنے سے اُنکا سبت ناپاک نہ ہووے پلاطوس سے جاکر درخواست کی کہ اُن کی ٹانگیں توڑ کر سبت سے پیشتر صلیب پر سے اوتاری جائیں پلاطوس نے اُنکی درخواست منظور کی اور اُسکے سپاہیوں نے حکم کے مطابق چوروں کی ٹانگیں توڑیں لیکن یسوع کو مرا ہوا پاکر اُسکی ٹانگوں کو نہ توڑا مگر بھالہ سے اُسکی پسلی چھیدی اور تینوں لاشوں کو زمین پر اوتارا مسیح کے جلد مرجانے کا سبب یہہ معلوم دیتا ہے کہ اُسکو سخت دلی تکلیف اور گھبراہٹ موت سے پیشتر لاحق ہوگئی تھی جسکے سبب ہم نے دیکھا کہ گتسمنی کے باغ میں وہ گھٹنوں پر کھڑا نہ رہ سکا اور نہ اس قابل رہا کہ اپنی صلیب اُٹھاکر گلگتا میں لاتا وہ ساری رات کا اُنیدا تھکا ماندہ تھا اور ساری رات کی مار کوٹ اور بیرحمیوں کے سبب آگے ہی ادھموا ہوگیا تھا سوا اُسکے صلیب پر جان دینے کو وہ آپ مشتاق تھا اور موت کے ہاتھ میں اُسنے آپ ہی اپنے آپکو سپرد کردیا جب لاشیں اوتاری گئیں یوسف ارمتیہ نے جو سنہدرین کا ممبر اور خفیہ شاگرد مسیح کا تھا مسیح کی لاش پلاطوس سے مانگی اور اُسنے اور نقودیمس نے اُسکے بدن پر خوشبو ملکر اور کفن پہنا کر یہودیوں کے دستور کے مطابق یوسف آرمتیہ کے باغ میں ایک نئی قبر میں لیجا رکھا اور قبر کے مُنہہ پر ایک بڑا پتھر ڈھلکا دیا جمعہ کا روز اِس کام کے ساتھ ختم ہوا نیسان کی ۱۶ (۸۔ اپریل) سبت کا روز یہہ دن چپ چاپ گذر گیا کیونکہ یہہ سبت کا دن تھا اور یہودیوں کی شرع کے بموجب اسمیں کوئی کام روا نہ تھا اُسدن میں یہودی لوگ بھیڑ گدھے کو اگر وہ گڑھے میں گر جاتا نہ اُٹھاتے تھے لیکن مسیح کی مخالفت میں اُنکا پرہیز ٹوٹ گیا کیونکہ سردار کاہن اور فریسی ملکر پلاطوس کے پاس جمع ہوئے اور اُس سے درخواست کی کہ پہرے والے بٹھا دیں کہ قبر کی نگہبانی کریں تاکہ اُسکے شاگرد رات کو آکر اُسے چرا نہ لیجاویں اور کہیں کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا پلاطوس نے اُنکی درخواست منظور کی سو اُنہوں نے جاکر اُس پتھر کو جو قبر کے مُنہہ پر تھا مہر لگادی اور قبر پر پہرا بٹھلاکر اُسکی نگہبانی کی۔

باقی آئندہ

مراسلات

قرآن کی عدم ضرورت نمبر ۶

بقیہ از روئے طریق الحیات

کفارہ

یہہ مسئلہ نہایت ہی غور طلب ہے اسلئے کہ اسی پر عیسویت کی بنا ہے۔ اسکو خارج کرنے سے عیسویت کو فقط بلحاظ اعلے تعلیم اخلاق کے غیر مذاہب سے افضل کہہ سکینگے۔ مگر اسکی حقیقی فضیلت اسی طریق نجات میں ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ بائبل تعلیم اخلاق میں اپنا نظیر نہیں رکھتی۔ مگر اس طریق نجات یعنے کفارۂ شافی کا اظہار اسکی بے نظیری کی شان کی مقدم جزو ہے +

جب دنیا کے دینی حالات معلوم کرتے ہیں تو کسی قوم کو کسی نہ کسی طریق کفارہ سے بےخبر نہیں پاتے۔ کفارہ کی یہہ عمومیت دو باتوں میں سے ایک نہ ایک کو شامل کرتی ہے یعنے یا تو ہر قوم کی عقل و تمیز میں قربانی مغفرت کا وسیلہ نظر آیا اور اسلئے باوجود اختلاف غیر باتوں کے اقسام رسوم قربانی نے رواج پایا۔ اور یا تو روایتاً یہہ رسم زمانہ آدم سے نوح تک اور نوح سے جسکے زمانہ کی مردم شماری ہر ایک کو معلوم ہے ان قوموں میں پھیلی جو اسکے بیٹوں اور پوتوں وغیرہ سے پیدا ہو کر بڑھتے بڑھتے قومیں بن گئیں اور زمین کی حدوں کو آباد کیا۔ بالفعل ہم اسبات پر بحث ملتوی کرتے ہیں کہ اُن باتوں میں سے کونسی خیالی اور کونسی واقعی ہے اور اتنے ہی پر اکتفا کرتے ہیں کہ نوح کے زمانہ تک اور بعد میں بھی یہہ رسم ہابیل سے جاری ہو کر چلی آئی۔ اور اسکے جاری کرنیکا خیال ہابیل کے دل میں پیدا ہوا یا خدا نے قربانی کرنے کا حکم دیا تھا۔ ہر دو حالت میں ظاہر ہے کہ خدا نے اُسے منظور کیا اور اس رسم کی ترویج کے لئے اُس زمانہ کے بزرگوں کو یہی سند کافی تھی۔ قطع نظر اسکے اگر پولس رسول کی شہادت کا خیال کریں تو اس رسم کا خدا کی طرف سے ہونا یعنے اُسکے حکم سے مقرر کیا جانا مُصدق ٹھہرتا ہے۔ اور وہ یہہ ہے۔ ایمان سے ہابیل نے قائن سے بہتر قربانی خدا کو گذرانی۔ اُسی کے سبب اُسکے راستباز ہونے پر گواہی دی گئی کہ خدا اُسکی نذروں پر گواہی دیتا تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ قربانی خدا کی طرف سے ہے اور کسے راضی کرنیکو مقرر ہوئی۔ چونکہ اس سلسلہ میں جاری گفتگو سوائے قرآن کے اور مذہب والوں سے نہیں لہذا معلوم کریں کہ وہ اس امر میں کیا کہتا ہے۔ کہیگا کیا باوہی جو اور کہتے اور کرتے ہیں +

کفارہ بیبل

کتاب احبار ۱۷: ۱۱ کیونکہ بدن کی حیات لہو میں ہے سو میں نے مذبح پر تمکو دیا ہے کہ تمہاری جانوں کے لئے کفارہ دے +

نامہ عبرانیوں ۹: ٦-۱۵ اور ۲۸ میں جب یہہ سب چیزیں یوں تیار ہو چکیں تب پہلے خیمہ میں کاہن ہر وقت داخل ہو کے خدمت بجالاتے تھے۔ ۷ پھر دوسرے میں صرف سردار کاہن سال بھر میں ایک بار جاتا تھا مگر بغیر لہو کے نہیں جاتا تھا جو اپنی اور قوم کی خطاؤں کے لئے گذرانتا تھا۔ ۸ اس سے روح قدس یہہ ظاہر کرتی تھی کہ جب تک پہلا خیمہ کھڑا رہا پاکترین مکان کی راہ نہ کھلی تھی ۹۔ وہ خیمہ اسوقت تک ایک مثال ہے جسمیں نذریں اور قربانیاں گذرانتے جو عبادت کرنیوالے کو دل کی نسبت کامل کر نہیں سکتی ۱۰ کہ وے صرف کھانے پینے اور طرح طرح کے غسلوں کے ساتھ جو جسمانی رسمیں ہیں اصلاح کے وقت تک مقرر تھیں۔ ۱۱ پر جب مسیح آنیوالی نعمتوں کا سردار کاہن ہوا آیا تو بزرگتر اور کامل تر خیمہ کی راہ سے جو ہاتھوں کا بنا نہیں

کفارہ قرآن

سورہ حج رکوع ۵ آیت ۳٦۔ اور ہر فرقہ کو ہمنے ٹھہرادی ہے قربانی کہ یاد کریں اللہ کا نام چوپایوں کے ذبح پر جو انکو دئے۔ سو اللہ تمہارا ایک اللہ ہے سو اُسی کے حکم پر رہو۔ پھر آپ نے بھی مطابق رسم بُت پرستوں کے اونٹ کی قربانی دینے کا حکم دیا۔ اس جانور کی قربانی توریت کتاب احبار باب ۱۱ آیت ۴ مگر وے جو پاگے کہ یا جوگالی کرتے ہیں یا کھر اُنکے چرے ہوئے ہوتے ہیں انکو نہ کھاؤ۔ جیسے اونٹ۔ وہ تو جوگالی کرتا ہے پر کھر اُسکا چرا ہوا نہیں ہوتا سو وہ پاک ہے تمہارے لئے۔ یادر ہے کہ توریت سے مخالفت اُسوقت شروع ہوئی جب محمد صاحب انکی طرف سے مایوس ہوئے اور آخر اُنسے لڑائی شروع کی۔ اور بت پرستوں کی رسموں کی طرف رجوع کیا۔ چنانچہ حج کے متعلق قربانیکی رسوم اُنہیں سے سیکھیں۔ اور پھر اُنہیں کو سکھلائیں زمانہ سازی اسی کو کہتے ہیں کہ خلاف ہے چنانچہ سورہ حج کے رکوع مذکورہ کی آیت ۳۸ میں یوں ہے اور کعبے کو چڑھانے کے اونٹ ٹھہرائے ہیں ہم نے تمہارے واسطے نشانی اللہ کے نام کی۔ تمہارا اُسمیں بھلا ہے سو پڑھو اُن پر نام اللہ کا الخ +



یعنے اس خلقت کا نہیں۔ ۱۲ نہ بکروں نہ بچھڑوں کا لہو لیکے بلکہ اپنا ہی لہو لیکے پاکترین مکان میں ایکبار داخل ہوا کہ اُسنے ہمارے لئے ہمیشہ کی خلاصی حاصل کی۔ ۱۳ کیونکہ اگر بیلوں اور بکروں کا لہو اور کلور کی راکھ جب ناپاک پر چھڑکی جائے بدن کی صفائی کی بابت اُنکو پاک کر سکتی ہے۔ ۱۴ تو کتنا زیادہ **مسیح کا لہو** جسنے بے عیب ہوکے ابدی روح کے وسیلے آپکو خدا کے سامنے **قربانی** گذرانا تمہارے دلوں کو مُردہ کاموں سے پاک کریگا تاکہ تم زندہ خدا کی عبادت کرو۔ ۲۸ مسیح نے ایک بار بہتوں کے گناہوں کا بوجھ اُٹھانے کے لئے آپکو گذرانا اُنکے دوسری بار بغیر گناہ کے ظاہر ہوگا تاکہ اُنکو جو اُسکی راہ دیکھتے ہیں نجات دیوے +

اونٹ کی قربانی کا ذکر نہیں اسلیئے کیا کہ قرآن اپنے تئیں توریت کا مُصدق بتلاتا ہے مگر ساتھ ہی بُت پرستوں کی تصدیق بھی (خلاف توریت) کرتا ہے۔ لازم تھا کہ یہہ ملونی وقوع میں نہ آتی اور توریت کی واجبی تصدیق کرتا۔ لہذا ایسے مُصدق کی ہرگز ضرورت نہ تھی۔ اگر بائیبل کے مُدعا کو جو قربانیوں سے مدِ نظر تھا سمجھتے تو کسی قربانی کا حکم نہ دیتے۔ اور وہ مُدعا ساتھ ہی کے کالم میں مسطور ہے۔ ایسے ناسمجھ پیغمبر بھی نہ چاہیئے۔ ایسوں سے سوائے اختلاف کے اور کا ہیکی اُمید ہے۔ جب انسان کی نیت صاف ہوتی ہے تو صداقت کو ضرور پاتا ہے +

باقی آئندہ

منقولات

جنگ مقام خشکی نخود صوبہ قندھار

جنرل بروز کی فوج پر جو خرابی مقام خشکی نخود میں پڑی وہ پرلیس کمشنر کی تار برقی سرکاری کے سادہ بیان سے زیادہ معلوم ہوتی ہے ایک خاص جلسہ ۲۰ جولائی کی سہ پہر کو منعقد ہوا تھا تاکہ اس ضرورت پر غور کریں یہہ امر ظاہر ہے کہ دربارۂ طاقت ایوبخان کی اقسام فوج کے تخمینہ کم کیا گیا تھا اور نازک حالت دریافت ہوگئی تھی +

جنرل بروز کی برگیڈ میں یہہ فوج تھی۔ تین ۳۰۰ سو سوار بمبی لیٹ کیولری سوم زیرکمان میجر اے پی کری۔ اور دو ۲۰۰ سو سوار تیسرے رسالہ سندھ زیرکمان کرنیل جے ایچ پی مَیل کیپسن چھہ توپیں ای بی شاہی توپخانہ زیرکمان میجر جی ایف بلیک ووڈ۔ اور چھہ کمپنی ۶۶ پلٹن گورہ زیرکمان کرنیل جے گالبرتھ اول بمبی گرنیڈیرز زیرکمان کرنیل ایچ ایس انڈرسن۔ جیکب رفل زیرکمان کرنیل ڈبلیو ایچ مین وارنگ اور چالیس سپاہی سفرمینا لوگ کے کمانیر برگیڈیر نٹال تھے اور تمام فوج زیرکمان جنرل جی بروز کے تھی اور کپتان سلیکٹھ ۶۶ پلٹن کے برگیڈ میجر تھے اور کپتان پی ہریس اُسی پلٹن کے ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹرماسٹر تھے۔ سرجن میجر ایچ اور سرجن اسل کو چارج جنگی اسپتال کا تھا۔ کپتان ڈاک کو کمسریٹ کا چارج تھا لفٹنٹ جی ایس جونس لفٹنٹ ای ای ایم لافرڈ کو باربرداری کا کام سپرد تھا میجر ایچ آر ای کو پیمایش کا چارج تھا۔ اس فوج کے ہمراہ کرنیل سینٹ جان اور نواب حسن علیخان تھے کل آدمی اڑھائی ہزار سے کم تھے۔ ایوبخان کی فوج کا صحیح تخمینہ کرنا مشکل تھا کہ وہ کیسی اور کسقدر ہے۔ خیال تھا کہ ہرات سے گیارہ پلٹنیں اور چھتیس توپیں اور سو ہاتھی لیکر روانہ ہوئے قندھار میں تخمینہ تھا کہ چار ہزار پیدل اور نو سو سوار علاوہ توپخانہ کے اُنکے ساتھ تھے بلاشبہہ ایوبخان کے ساتھ لوکل دُرانی پوپل زئی برک زئی اور علی زئی شریک ہوگئے تھے یاد ہوگا کہ دو ہزار علی زئیوں زمینداوَر نے جنرل بڈلف کی فوج گرشک کو دھمکی دی تھی یا ایوبخان کے رسالے زیرکمان گورنر سابق افغانی ترکستان کے ہیں جس سے کرنیل گورڈن کو اُن سے دوستی تھی۔ جنرل بروز گرشک میں ۱۱ جولائی کو پہونچے اور دریافت کیا کہ ہلمند ہر مقام پر پایاب ہے جس سے کوشش کرنے میں نا اُمیدی ہوئی ہوگی کہ تھوڑی فوج سے ایوبخان کو روکیں کہ وہ دریا سے عبور نہ کرنے پائے ہرچند خیال تھا کہ رسد بکثرت ہے مگر رسد حاصل کرنے میں جلد تر مشکل پیش آئی اور ایک بات ہوئی جو بہت بڑی بدقسمتی کی نہ خیال کیجائیگی کہ ولی کا رسالہ بھی فرار ہوگیا تھا گرشک میں چند روز مقام کرنیکے بعد جنرل بروز مع فوج نصف راستہ قندھار پر خشکی نخود میں واپس آئے خشکی نخود قندھار سے ۵۴ میل ہے۔ پارسال اسی مقام پر خوب جنگ ہوئی تھی جبکہ جنرل بڈلف کی فوج کے تین سو آدمیوں نے زیرکمان کرنیل میل کیپسن کے زک دی اور غنیم کے پندرہ سو آدمیوں کو مارا تھا افاغنہ اُس موقع پر مقام حیدرآباد میں ہلمند سے عبور کر آئے تھے یہہ وہی مقام ہے جو کہ ایوبخان کی خاص فوج نے اُترنے کے لئے منتخب کیا ہے خشکی نخود کو ہلمند سے آگے بڑھے جہاں تین راستوں ہلمند کا اتصال ہوا ہے وہاں ہماری فوج قلیل پر حملہ ہوا یہہ موزون مقام تھا یکایک کرنیل میل کیپسن کو حیرت میں ڈالا یہہ اپنے مقام پر قابض رہے بلکہ دشمن کو زک بھی دی مفصل کیفیت حملہ برگیڈ جنرل بروز کی جو خوفناک اور مختلف ہے ابھی سننے نہیں ملی ہے۔ شاید اُنپر یکایک حملہ ہوا اور کیا عجب ہے کہ اُنسے دغا کی گئی ہو۔ ابھی ہمکو صحیح نہیں معلوم کہ جنرل بروز کی کم احتیاطی سے یہہ مصیبت پیش آئی یا ایسی ناگہانی آفت تھی کہ وہ کسی طرح ٹل نہ سکتی تھی

برٹش بریگیڈ کے پاؤں میدان جنگ سے اُٹھ گئے - یہہ ذمہ داری خاص جنرل بروز ہی پر منحصر نہیں ہے کچھ غلط فہمی حکام قندھار کیوجہ سے غنیم کی طاقت کا تخمینہ کم ہوا - اس امر کی صفائی میں کسیطرح شک نہیں ہے یہہ امر غیر ممکن ہے دوانپر کوئی تہمت نہ لگائے اُنکو بری رکھے -

یہہ بات بخوبی معلوم ہونا چاہیے کہ اگر عمدہ آراستہ غنیم جنوبی افغانستان پر چڑھائی بھی نہ کرتا تاہم ہلمند سے فوج کا بڑھنا آسان نہ تھا ایک نامہ نگار جنرل نڈلف کی فوج کے ساتھ گرشک کو گیا تھا وہ لکھتا ہے کہ اُسکی حالت نہایت نازک تھی - یہہ قندھار سے پچھتر میل آگے تھے اور برٹش لشکر فوج آگے نہ بڑھ سکتی تھی جرگون کی حالت وحشتناک تھی اور کوئی رسد بھی قریب نہ تھی بڑی خیر ہوئی کہ جو کوئی سخت خرابی نہ پڑی تھی جنرل نڈلف کے زیر کمان تین ہزار فوج تھی اور تجربہ محصلہ سے ضرور تھا کہ ہم سبق لیتے اور ہر بات میں کامل احتیاط کرتے بہت لوگوں کو افسوس ہوگا کہ سر ڈانلڈ اسٹوارٹ ایسے سپاہی وہاں کارروائیوں کے لئے نہ تھے تشویش کی حالت اُسوقت پیدا ہونا چاہیے تھی جب دریافت ہوا تھا کہ گرشک میں جنرل بروز کی فوج کی کچھ حاجت نہیں ہے یا وہاں قیام نہیں کر سکتے فوج کے ساتھ اول تو گورہ سپاہی بہت کم تھے اور گورے کا رسالہ بھی نہ تھا جب وہ ناکام رہے اور ایوب خان کے عبور ہلمند کو نہ روک سکے تو لازم تھا کہ ہم میدان میں کچھ بھی فوج نہ رکھتے جو اُسے کو روک نہ سکتی تھی اور نہ اپنی حفاظت کے قابل تھی گرشک سے واپس آنا خود موجب خرابی کا تھا جسکی حاجت نہ تھی کہ اول ہی موقع پر درستی کیجاتی ہم اُمید کرتے ہیں کہ اول ہی عمداً نالائقی نہوتی تو حالت سنبھل جاتی جنرل بروز کے پاس فوراً کمکی فوج جانا چاہیے تھی اور تیاری کیجاتی کہ ایوبخان کو روک دیجائے کہ وہ ملک کے قریب نہ پہونچے پائیں اور تمام ملک کو ہمارا مخالف نکر دیں یہہ تو کہنا بہت دیر ہوگئی کہ اب کیا کرنا چاہیے ہمکو دیکھنا چاہیے کہ اب خاص آئندہ حالت کیا ہے اور دیگر قندھار کی خبروں کی آمد کا انتظار عمدہ اشتیاق سے ہوگا ایک دوسرا بازو ڈویژن فوج قندھار کا مدت سے موجود ہے فوج جلدی سے بڑھائی جاتی ہے حقیقت میں اسکی حاجت ہوگی کیونکہ جنرل بروز تو بجز قندھار پر قبضہ رکھنے کے اور کچھ نہیں کر سکتے ہیں ایوبخان سے میدان جنگ میں مقابلہ کرنے کا تو کچھ ذکر بھی نہیں ہے اور عام کو انہیں پلٹنوں کی بابت جو قندھار کو بھیجی جائیں کچھ تشویش نہوگی گورنمنٹ کو ایسی ضرورت سے اکثر سابقہ پڑا ہے جسمیں نہایت کوشش درکار ہے اور اُسکو غور کرنا لازم ہے کہ میدان جنگ کی ذمہ داری اعلے درجے کے کمانیر کو دینا چاہیے - گورنمنٹ لنڈن اور عوام انگلش اُس شخص کو چاہتے ہونگے کہ اس فوج کی کمان کے لئے کون شخص لائق ہے لائق شخص کو تشخیص کرنا نہیں آسان ہے اور سب سے اول انہیں پر نظر پڑیگی +

ازاودہ اخبار

اخبارات تار برقی

لنڈن - ۲۷ - جولائی سنہ ۱۸۸۰ع - کل شب ہوس آف کامنز میں صاحب وزیر ہند نے مندرجہ ذیل تقریر کی - عبدالرحمان امیر کابل منظور کئے گئے جو خط و کتابت لارڈ لٹن نے عبدالرحمان سے شروع کی تھی اُسکو لارڈ رپن نے جاری رکھا کیونکہ سردار مذکور دعویدار تخت کابل میں سب سے زیادہ طاقتور ہے ایک دفعہ اُس خط و کتابت میں شکستگی واقع ہوئی تھی مگر بسبب استقلال اور بُردباری لارڈ رپن کے وہ پھر بحال ہوگئی جس کا نتیجہ حال میں ظہور میں آیا بظاہر عبدالرحمان خان کو سرداران و باشندگان چاریکار نے بخوشی خاطر تسلیم کیا ہے دیگر سرداروں کے ساتھ مصالحت آمیز معاملت ہو رہی ہے مجھے اُمید ہے کہ ہماری افواج کابل سے پہلے اُن صحت بخش مقامات کو کہ جہانسے گرد و پیش ماجرات معلوم ہو سکے اور وہ گروہ جو ہمسے دوستانہ پیش آئے ہیں محفوظ رہ سکیں انتقال کرینگی اور اُس کے بعد بموسم خزاں وہ ہندوستان کو واپس چلی جاوینگی تاحال عبدالرحمان خان سے اُسکی امارت جدید کی رو سے کوئی شرط قرار نہیں دی گئی اور اُسکو مطلع کیا گیا ہے کہ بالفعل قندھار و گندمک کی نسبت کوئی تحریر عمل میں نہیں آسکتی اُسکو یہہ بھی کہدیا گیا ہے کہ بجز انگریزی کے کسی غیر ملک کی مداخلت افغانستان میں نہوگی عارضی زری امداد کا وعدہ بھی دیا گیا ہے اور جو توپ کابل میں لی گئی تھیں اُسکو واپس دینے کا اقرار ہوا ہے اُسکو یہہ نہ کہا جاویگا کہ انگریزی ریزیڈنٹ کو اپنے ملک میں رہنے دے مگر غالباً مسلمان سفیر بھیجا جاویگا عبدالرحمان خان کو بتا دیا گیا ہے کہ اگر وہ ہماری نصیحت کے مطابق کام کریگا تو گورنمنٹ انگریزی اُسکو بیرونی حملات کے مقابلہ میں مدد دینے کو مستعد ہوگی اور عہدنامہ کا مرتب کرنا اُسکے چلن پر موقوف رہیگا بالفعل جو وعدہ مدد کا دیا گیا ہے وہ صرف روپیہ کی صورت میں ہے +

کابل - ۲۸ - جولائی - جنرل بروز کی ایوبخان کی سپاہ سے کوشک نخود کے قریب لڑائی ہوئی جسمیں جنرل مذکور کو شکست ہوئی کیفیت ہنوز معلوم نہیں امداد جاری ہے +

کابل - ۲۸ - جولائی - ہاشم خان کی ساس نے میدان میں پہونچکر سکین حاکم سے مدد کی درخواست کی مگر اُس نے یہہ کہکر انکار کیا کہ میں امیر عبدالرحمان خان سے مل چکا





ہوں ہاشم خان اور عبد اللہ خان سید آباد کو گئے ہیں اور محمد عالم خان کابل کو امیر اور حکام انگریزی کے درمیان ملاقات کے انتظام تمام ہو گئے ہیں پہلی ملاقات زمین ہو گی جو کابل سے ۱۶ میل پر ہی امیر صاحب چاریکار سے جمعرات کو روانہ ہو نگے اور جنرل گف کا برگیڈ اُسی قدر فاصلہ پر زما سے میدان قلعہ دشمن میں مقیم رہیگا - امیر حکمت عملی سے تمام قابضونکو اپنی طرف راغب کرنیکی کوشش میں ہی اور ہاشم و عبداللہ کو بھی متفق کر لینا چاہتا ہی لیکن اُمید نہیں کہ یہہ سردار اس سے ملجاویں اور وہ غزنی کو چلے جاویں +

کابل - چاردول اور علی مراد خان کے قزلباش حیرت میں ہیں مگر انکو اطمینان دلانیکے واسطے چٹھیاں بھیجی گئی ہیں اور اُنسے کہا گیا ہی کہ قزلباش ہمیشہ سے شاہی خاندان کابل سے وفادار رہے ہیں اور عبدالرحمان خان کے عہد میں اُنسے اعزاز و امتیاز کے ساتھ سلوک کیا جاویگا بہت سے سردار کابل سے ہندوستان کو جانا چاہتے تھے اُنکو امیر نے تسلی دی ہی اور اُنہوں نے ہزیمت کا ارادہ ترک کر دیا ہی چنانچہ اُمید کیجاتی ہی کہ کابل سے جانیوالوں کی تعداد بہت کم ہو گی +

لنڈن - ملکۂ معظمہ نے سلطان ٹرکی کو سلاطین عظام کے دعوونکو منظور کر لینے کی نہایت تاکید کی ہی +

شملہ - ۲۸ - جولائی - جنرل بروز صاحب اور ایوبخان کی سپاہ میں متصل خشکی نخود جنگ ہوئی - جنرل صاحب کو شکست کھاکر بھاگنا پڑا - تفصیل معلوم نہیں ہوئی +

لنڈن ۲۸ جولائی - صاحب سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے اس بات کا اظہار کیا ہی کہ جنرل بروز کا برگیڈ قندھار میں بالکل تباہ ہو گیا - تاحال مفصل خبر نہیں آئی +

پونا - ۲۹ - جولائی - صاحب پرائیوٹ سکرٹری گورنمنٹ بمبئی اطلاع دیتے ہیں کہ جنرل بروز صاحب کا برگیڈ قندھار سے آگے بالکل تباہ ہو گیا ہی - بمبئی کی فوج قندھار کے قلعہ میں محصور ہی - جنرل بری صاحب کا ڈویژن اُسکی کمک کے لئے بہت جلد جا رہا ہی +

قندھار ۲۹ - جولائی - روٹر کی تار میں جو خبر جنرل بروز کی نسبت مندرج ہی ہم اُس جنگ کے واقعات اُس کی تصدیق نہیں کرتے +

سر رابرٹ سنڈیمن صاحب رپورٹ کرتے ہیں کہ جسوقت ۱۱ بجے صبح کے کل تار کاٹا گیا تھا اُسوقت تک جنرل بروز کو یہہ معلوم نہ تھا کہ شکست کسقدر ہوئی ہی لیکن اُسکا قاصد جو سب سے پیچھے آیا ہی کہتا ہی کہ شکست ایسی بڑی نہ تھی کہ جیسے پہلے خیال کیجاتی تھی اگرچہ وہ شدید ضرور تھی دشمن کی جنگی توپوں کی طاقت بہت زبردست تھی اور جنکو وہ عمدہ طور پر کام میں لائے صرف تین یا چار میل تک تعاقب کیا ہماری دو توپیں دشمن چھین لے گئے باقی توپیں تعین ہی آ جاونگی - جنرل بروز کی سپاہ کے کئی آدمی قندھار میں آ گئے ہیں اور جنرل بروک دوسروں کو لانے کے لئے گئے ہیں - قندھار کی چھاونیاں خالی کر دی گئی ہیں اور قلعہ پر قبضہ کر لیا گیا ہی +

جب تک تار نہ ٹوٹا تھا تبتک مندرجہ ذیل افسر بخیریت قندھار میں پہونچ گئے تھے +

کرنل ڈبلیو مین ویرنگ - کرنل گریفتہ - میجر رومیور - لفٹنٹ وٹینک - لفٹنٹ ہگاگ - ہگین - سرجن میجر ہاروے سرجن برو - سرجن رٹین - سرجن ڈمن کرنل سینٹ جان بھی خیریت سے تھے +

اُسوقت تک نقصان مفصلہ ذیل کی خبر دی گئی تھی - ای بی ہارس آرٹلری لفٹنٹ ای آسبرن مقتول - میجر جی بلیک وڈ مجروح - ۶۶ نمبر پیادگان - کپتان ڈبلیو ایرٹس مقتول - لفٹنٹ ایچ مینیہ مجروح - ۳ نمبر مٹیو کولری - کپتان ایچ مین و لفٹنٹ جے ریڈ مجروح - اول نمبر مٹیو انفنٹری - لفٹنٹ ڈبلیو ایسلٹ مقتول - لفٹنٹ کرنیل ایچ انیڈرسن زخمی - ۳۰ نمبر مٹیو انفنٹری - کپتان ایچ گرتھہ مقتول - لفٹنٹ ڈبلیو جسٹن مقتول - لفٹنٹ ڈی گرال مقتول -

جب شکست ہوئی تھی تو امدادی فوج قطع او قندھار کے درمیان تھی اور اب آگے کو جا رہی ہی تمام سپاہ جو ریلوے لاین کے متصل مقیم ہی اور تھل چوٹیالی میں ہی وہ بہت جلدی آگے بڑھنے کے واسطے پشین میں جمع ہو گی - جنرل فیئر اور سر سینڈیمن سپاہ کو آگے بھیجنے کی کوشش کر رہے ہیں - دو تازہ رجمنٹیں قندھار میں پہونچ گئی ہو نگی - دو مضبوط برگیڈ مع توپخانہ اور سواروں کے ہندوستان سے بھیجے جاویں گے انگلستان سے بھی امداد آ رہی ہی خان قلعات نے تمام اپنی طاقت خدمت سرکار میں پیش کی ہی اور اپنے ملک کے تمام وسایل حوالہ سرکار کر دیئے ہیں اور باربرداری و مرسلہ رسانی کیواسطے بہت سے اونٹ اور گھوڑے اُسنے بھیجے ہیں +

شملہ - ۳۰ جولائی - جنرل بروز کی نسبت رپورٹ ہوئی ہی کہ وہ سب صورت سے محفوظ ہیں - جو ڈاک عبدالرحمان اور ڈیرائی کی چمن کیجانب راستہ گوم ہو کر واپس آئی تھی وہ کٹائی میں داخل ہوئی بیان ہی کہ اُس تھانے پر حملہ ہوا ہی مگر تھانے کے لوگ ابھی قبضہ کئے ہوئے ہیں اور چمن سے مدد گئی ہی یہاں ایک زبردست حصّہ فوج کا ہی - عوام کی خبروں سے معلوم ہوا کہ جنرل بروز کی جنگ سخت ہوئی تھی طرفین کے بہت سے آدمی کام آئے تھے اور کابل سے سُننے میں آیا ہی کہ امیر آج کابل

کی ایک سرائے میں داخل ہوئے تھے جنرل گف کل قلعہ حاجی کو روانہ ہونیوالے تھے درمیان اسکے اور ایک سرائے کے زنامیں امیر سے ملاقات ہونیوالی ہے بہت سے آدمی اب جنرل کے کیمپ میں ہیں خاصکر کوہستانی تجارائی نگہو کی میدانی لوگاری غلزئی اندآری تراک توکی کابل کے سوداگروں اور عبدالرحمان خان سے اچھی ملاقات ہوئی تھی اور وہ مطمئن ہوکر واپس آئے ہیں ملک میں سب صورت سے امن وامان ہے +

شملہ ۔ ۳۱ جولائی کو معلوم ہوا کہ پراہ راست کوئی خبر ہماری فوج قندھار سے نہیں آئی لیکن وہاں کے لوگوں کے ذریعے سے دریافت ہوا کہ جنرل بروز کو جو زک ملی وہ ایسی زک فاش نہ تھی ۔ وہ لوگ کہتے ہیں کہ برٹش رسالہ اور توپوں کو غنیم اپنے ساتھ بھگا کر لیگیا اور بہانہ یہہ کیا تھا کہ گویا غنیم بھاگا جاتا ہے جب ایک کمینگاہ میں لیگیا جہاں ایوبخان کی فوج تھی تو اُسوقت غنیم کی موج حملہ آور ہوئی ۔ ہماری فوج کے افسر اور آدمی بہت سے مارے گئے اسوقت جو جنگ ہوئی اُسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ہم قندھار کو واپس آئے لیکن ایوبخان کی فوج کے بھی افسر اور سپاہی بہت کام آئے ۔ یہہ خبر گو کئی ذریعے آئی مگر اُسکی تصدیق ہونا باقی ہے ایک گروہ چمن سے گیا کہ مدد کرے اور اُس حصہ فوج کو مقام گتائی سے لاوے اب سب چمن میں داخل ہوگئے ہیں اور کوئی نقصان نہیں ہوا +

کابل سے ۳۱ جولائی کو معلوم ہوا کہ علی پولیٹکل افسر آج شام کو قلعہ حاجی کو روانہ ہونگے اور مقام زنامین امیر سے کل گفتگو کرینگے اور اتوار کو بندوبست ہوگا کہ امیر سے جنرل گف کے کیمپ میں ملاقات ہوگی اور ضابطہ اور جلدیں ملاقات کا بندوبست دوشنبہ کو ہوگا تمام اضلاع حوالی کابل میں امن وامان ہے +

کابل ۲۹ جولائی ۔ ہاشم خان مع اپنے عیال واطفال اور موسیٰ خان کے غزنی کو گئے ہیں ۔ امیر نے کرنیل بہادر خان کو ہاشم خان کے پاس بھیجا ہے اور اُنسے چاہا ہے کہ چریکار کو جائیں ۔ ہاشم خان نے سردار خان کو معہ جواب بھیجا ہے اور کہا ہے اگرچہ میرے شرائط منظور ہوئے تو میں امیر کا دوست ہونگا ۔ چارسو ملک بہادر خان کے ساتھ واپس گئے کہ ملک کی اطاعت قبول کریں ہاشم خان کے شرائط یہہ ہیں کہ شیخ آباد اور زرمت اور لوگار اور جرخ اور غزنی قلات تک مجھکو دیے جائیں ایک اور خبر ہے کہ وہ غزنی کو موسیٰ خان کیواسطے چاہتے ہیں اور باقی ملک اپنے واسطے +

قندھار کی خبروں کا بہت کچھ چرچا کابل کے بازاروں میں ہے اور لوگ یقین کرتے ہیں کہ انگریز قندھار کو گرشک سے واپس آئے +

لنڈن ۔ ۲۹ جولائی ۔ ہوس آف کامنز میں آج شام کو صاحب سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے بجواب ایک سوال کے کہا کہ گو حال کی خبریں جو آئی ہیں اُنسے زیادہ اطمینان قندھار کے باب میں ہوتا ہے مگر جو زک ملی ہے اُس سے غالباً جنگ کو طول ہو جائیگا اور لارڈ موصوف نے بتردید اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کی خبر کے کہا کہ فوج ہندوستان کو قبل از معمولی تبدیلات فوج کے نہ بھیجی جاوے گی +

لنڈن ۔ ۳۰ جولائی ۔ دوسری بٹالین چوبیس اور اکسٹھ اور اٹھانوے پلٹن اور اول بٹالین چھیس ستر پلٹن اور اول بٹالین رائفل برگیڈ کو حکم ہوا ہے کہ ہندوستان کو جائیں یورپ کے اخبار جنرل بروز کی فوج کے زک پانے پر بہت کچھ لکھ رہے ہیں ۔ جرمن کے اخبار ہمدردی کے ساتھ تحریر کرتے ہیں گورنمنٹ ٹرکی نے وعدہ کیا ہے کہ مقام ڈلسگنو ماٹی نیگرو کو دیدینگے تاکہ جنگی جہاز نسے جو بارڈالا جائیگا اُس سے حفاظت ہو +

سرویہ کی فوج کے جمع ہونیکا حکم ہوا ہے +

کابل ۴ جولائی ۔ جو خبر قندھار سے تنک کی آئی ہے شہر کابل کے لوگ یا کوئی اور افغان واقف نہیں ہے کیونکہ قطعی انتظام عبدالرحمان خان کے ساتھ ہونیوالا ہے یہہ بات تو مناسب ہوگی اگر مبالغہ کے ساتھ لوگ یہاں خبر مشہور کریں اور جابجا جدید پیچیدگی پڑجائے مسٹر لیپل گریفن جنرل گف کے کیمپ کو آج صبح جاوینگے اور کل صبح امیر سے ملاقات کرینگے قاصد ایوبخان کے پاس کابل میں سہ شنبہ یا چہار شنبہ تک پہونچ سکتے ہیں ہماری فوج کی تعداد کابل اور لوگار میں بیس ہزار ہے اور سر ڈانلڈ اسٹوارٹ بیشک وشبہ ایک مستحکم کامل ڈویزن جنوبی جانب بشرط ضرورت بھیج سکتے ہیں لیکن اگر خیال کیا جاوے کہ کارروائی کی حالت ایسی نازک ہے +

بمبئی ۳۰ جولائی ۔ ایک خاص تاربرقی جو لنڈن سے آئی اُس سے معلوم ہوا کہ پانچہزار فوج کو حکم ہوا ہے کہ فوراً بمبئی کو روانہ ہو اور دیگر فوج بھی روانہ ہوگی ہندوستان کی فوج کی جو بدلی ہوتی تھی وہ روک دیگئی باربرداری کی نسبت بیان ہے کہ بیس ہزار فوج کیواسطے باربرداری کا سامان تیار ہے ۔ اخبار ٹائیمز آف انڈیا کا بیان ہے کہ حکم جاری ہوا ہے کہ تمام محفوظ ڈویزن جو شیبی سندھ میں تھا وہ آگے بڑھے جنرل فیر فوراً آگے قندھار کو بڑھینگے اور جو فوج وہ قطع میں جمع کرینگے اُسکو ہمراہ لینگے ۔ جنرل ڈوربجاے جنرل فیر کے راستہ آمد ورفت پر کام کرینگے ایک گورے کی پلٹن اور دو ہندوستانی پلٹن فوراً سندھ کو بھیجی جائینگی کہ محفوظ فوج کی بدلی کریں بحیرہ بلوں کے کوہی توپخانہ کی نسبت اُمید ہے کہ قندھار کو آج پونا سے روانہ ہو +

امریکن مشن پریس لودہانہ میں [illegible] کے اہتمام سے چھپا